اللہ جل جلالہ

بدنظری کے چودہ (۱۴) نقصانات

مؤلف
عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

بدنظری کے

چودہ (۱۴) نقصانات

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال کراچی پاکستان

عنوان کتاب

بدنظری کے چودہ ۱۴ نقصانات

ملفوظات

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

زیر سرپرستی ابراہیم برادران

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال کراچی پاکستان

بدنظری کے چودہ (۱۴) نقصانات

۶ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ مطابق ۲ جون ۱۹۹۸ء بروز منگل بعد عصر

درحجرہ حضرت والا دامت برکاتہم خانقاہ گلشن اقبال کراچی

۱ اللہ تعالیٰ کا نافرمان

ارشاد فرمایا کہ بدنظری نصِ قطعی سے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ [1] "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں یعنی نامحرم عورتوں کو اور لڑکوں کو نہ دیکھیں" پس جو بدنظری کر رہا ہے وہ نصِ قطعی کی مخالفت کر رہا ہے اور نصِ قطعی کی مخالفت کر کے حرام کا مرتکب ہو رہا ہے لہٰذا بدنظری سے بچنے کے

---

[1] آیت ۲۹ النور، پارہ ۱۸

لئے یہ استحضار کافی ہے کہ یہ نصِ قطعی کی مخالفت ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہے۔

۲ امانت میں خیانت کرنے والا

اور بدنظری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ [1] " اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور دل کے رازوں سے باخبر ہے"۔ لفظ خیانت کا نزول بتا رہا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کے مالک نہیں ہیں، امین ہیں۔ خودکشی بھی اس لئے حرام ہے کہ ہم اپنے جسم کے مالک نہیں ہیں، اللہ تعالےٰ نے بطورِ امانت کے ہمیں یہ جسم عطا فرمایا ہے اور چونکہ یہ امانت ہے اس لئے مالک کی مرضی کے خلاف اس کو استعمال کرنا یا اس کو نقصان پہنچانا یا اس کو ختم کر دینا جائز نہیں۔ اگر ہم اپنے جسم و جان کے مالک ہوتے

---

[1] آیت ۱۸ المومن پارہ ۲۴

تو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہوتا کیونکہ مالک کو اپنی ملک میں ہر تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ اختیار نہ دینا دلیل ہے کہ یہ جسم ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور مالک کی امانت میں خیانت جرمِ عظیم ہے لہٰذا جو شخص بدنظری کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی امانتِ بصریہ میں خیانت کرتا ہے اور خیانت کرنے والا اللہ کا دوست نہیں ہو سکتا۔ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ الشَّاعِرُ

نظر کے چور کے سر پر نہیں ہے تاجِ ولایت
جو متقی نہیں ہوتا اُسے ولی نہیں کہتے

۳ ملعون کے خطاب کا مستحق بن جاتا ہے

اور بدنظری کرنے والا سرورِ عالم ﷺ کی لعنت کا مورد ہو جاتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ حضور ﷺ ارشاد فرماتے

ل مشکوٰۃ کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ۔

ہیں کہ اللہ تعالیٰ ناظر اور منظور دونوں پر لعنت کرے یعنی جو بدنظری
کرے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور جو بدنظری کے لئے خود کو
پیش کرے، اپنے حُسن کو دوسروں کو دِکھاتے اِس پر بھی اللہ کی
لعنت ہو۔ اگر بدنظری معمولی جُرم ہوتا تو سرورِ عالم ﷺ
رحمۃ للعالمین ہو کر ایسی بددُعا نہ فرماتے۔ آپ کا بددُعا دینا دلیل
ہے کہ یہ فعل اِنتہائی مبغوض ہے اور لعنت کے معنیٰ ہیں کہ اللہ کی
رحمت سے دوری۔ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن
میں لعنت کے معنی لکھے ہیں اَلْبُعْدُ عَنِ الرَّحْمَةِ پس جو
شخص اللہ کی رحمت سے دور ہوگیا وہ نفس امارہ کے شر سے
نہیں بچ سکتا کیونکہ نفس کے شر سے وہی بچ سکتا ہے جو اللہ کی
رحمت کے سائے میں ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ النَّفْسَ
لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ[1] نفس کثیر الامر بالسوء ہے، بہت زیادہ

---

[1] آیت ۵۳ الیوسف پارہ ۱۳

برائی کا حکم کرنے والا ہے۔ پھر نفس کے شر سے کون بچ سکتا ہے؟
اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہو معلوم ہوا کہ نفس کے شر سے بچنے کا واحد راستہ اللہ کی رحمت کا سایہ ہے کیونکہ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ کا استثنیٰ خود خالق اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ نے کیا ہے پس جو اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ کے سائے میں آگیا اس کا نفس اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ نہیں رہے گا اَمَّارَةٌ بِالْخَیْر ہو جائے گا۔ اسی لئے یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ[1] کے بعد وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ فرمایا کہ جس نے نگاہوں کی حفاظت کرلی وہ امتثال امر الٰہیہ کی برکت سے اور حضور ﷺ کی بددعا سے بچنے کی برکت سے اللہ کی رحمت کے سائے میں آگیا اب اس کی شرم گاہ بھی گناہوں سے محفوظ رہے گی۔ معلوم ہوا کہ غضِ بصر کا انعام حفاظتِ فرج ہے اور اس قضیہ کا عکس کرلیجئے کہ جو نگاہ کی حفاظت نہیں

---

[1] آیت ۲۹ النور پارہ ۱۸

کرے گا اس کی شرم گاہ بھی گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتی اور اس پر جو لعنت برس جاتی وہ کم ہے۔

۴ احمق اور بد عقل مانا جاتا ہے

حضرت حکیم الاُمت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر گُناہ بد عقلی اور حماقت کی دلیل ہے، جو گناہ کرتا ہے یہ دلیل ہے کہ اس کی عقل میں خرابی ہے کہ اتنے بڑے مالک کو ناراض کر رہا ہے جس کے قبضہ میں ہماری زندگی اور موت، تندرستی و بیماری، راحت چین، حُسنِ خاتمہ اور سوءِ خاتمہ ہے۔ اگر اس کی عقل صحیح ہوتی تو ہرگز گناہ نہ کرتا لیکن فرماتے ہیں کہ بد نظری تو انتہائی حماقت کا گناہ ہے نہ مِلنا نہ مِلانا مُفت میں اپنے دِل کو تڑپانا۔ دیکھنے سے وہ حُسن مِل نہیں جاتا لیکن دِل بے چین ہو جاتا ہے اور اس کی یاد میں تڑپتا رہتا ہے اور میرے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایک نیا علم عطا فرمایا کہ مُسلمان کو دُکھ دینا حرام ہے تو جو بد نظری کر رہا ہے یہ بھی تو مُسلمان ہے، یہ

بدنظری کرکے اپنے دِل کو دُکھ دے رہا ہے تڑپا رہا ہے جلا رہا ہے لہٰذا جس طرح دوسرے مُسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے اسی طرح اپنے دل کو دُکھ پہنچانا، تڑپانا، کلپانا، جلانا کیسے جائز ہوگا۔

۵ اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا مستحق بن جاتا ہے

اب اگر کوئی کہے کہ حسینوں کو دیکھنے سے تو دِل کو غم ہوتا ہے لیکن نظر بچانے سے بھی تو غم ہوتا ہے اور دل میں حسرت ہوتی ہے کہ آہ نہ جانے کیسی شکل رہی ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دیکھنے سے جو غم ہوتا ہے وہ اشد ہے اور نہ دیکھنے کا غم بہت ہلکا ہوتا ہے کیونکہ اگر دیکھ لیا تو علم ہوگیا کہ اس حسین کے نوک پلک ایسے ہیں، آنکھیں ایسی ہیں، ناک ایسی ہے، چہرہ کتابی ہے تو یہ غمِ حسنِ معلوم اشد ہوگا اور دل کو مضطر اور بے چین کردے گا اور اگر نظر بچالی تو یہ حسرتِ حسنِ نامعلوم ہوگی، جب دیکھا ہی نہیں تو ہلکی سی حسرت اور ہلکا سا غم ہوگا اور جلد زائل ہوجائے گا اور

حسرتِ حسنِ نامعلوم پر قلب کو جو حلاوت ایمانی عطا ہوگی، اللہ تعالیٰ کے قُرب کی غیر محدود لذت کا جو ادراک ہوگا اس کے سامنے مجموعۂ لذاتِ کائنات ہیچ معلوم ہوگا۔ اس کے برعکس حسینوں کے دیکھنے کے غمِ حسنِ معلوم پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت برستی ہے جس سے دل مضطر اور بے چین ہوکر ایک لمحہ کو سکون نہیں پائے گا اور زندگی تلخ ہوجائے گی، لہٰذا دونوں غموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک عالمِ رحمت ہے، ایک عالمِ لعنت ہے۔ دونوں غموں میں ایسا فرق ہے جیسا جنت اور دوزخ میں۔ لہٰذا غضِ بصر کا حکم ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ حسرتِ حُسنِ نامعلوم دے کر شدتِ غمِ حُسنِ معلوم سے بچالیا۔ جیسے کسی کو مچھر کاٹ لے اور کسی کو سانپ ڈس لے تو جس کو مچھر نے کاٹا ہے وہ شکر کرے گا کہ اللہ نے مجھے سانپ کے ڈسنے سے بچالیا۔ لہٰذا حسینوں سے نظر بچانے کی حسرتِ حُسنِ نامعلوم مچھر کا کاٹنا ہے اور حسینوں کو دیکھنے کا غمِ حُسنِ معلوم

سانپ سے ڈسوانا ہے۔

۲ دل کمزور ہو جاتا ہے

بدنظری سے بار بار اس حسین کا خیال آتا ہے اور دل میں ہر وقت ایک کش مکش رہتی ہے جس سے دِل کمزور ہو جاتا ہے۔ بدنظری کی نحوست یہ ہے کہ نظر کے ساتھ ساتھ حواسِ خمسہ اور تمام اعضاء و جوارح حرکت میں آجاتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ[1] کی تفسیر رُوح المعانی میں علامہ آلوسی نے یہ کی ہے کہ بِاِجَالَۃِ النَّظَرِ بدنظری کرنے والا جو نظر گھما گھما کر حسینوں کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں اور بِاسْتِعْمَالِ سَائِرِ الْحَوَاسِّ اور اس کے تمام حواسِ خمسہ حرام لذت لینے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ باصرہ یعنی آنکھ اس حسین کو دیکھنا چاہتی ہے، سامعہ یعنی کان اس کی بات سُننے کی تمنا کرتے ہیں،

---

[1] آیت ۳۰۔ النور پارہ ۱۸

قوتِ ذائقہ اس کو چکھنے یعنی حرام بوسہ بازی کرنا چاہتی ہے قوت لامسہ اس کو چھونے کی اور قوتِ شامہ اس حسین کی خوشبو سونگھنے کی حرام آرزو میں مُبتلا ہو جاتے ہیں اور تیری تفسیر ہے بِتَحْرِیْكِ الْجَوَارِجِ بدنظری کرنے والے کے تمام اعضا بھی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اس محبوب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بدنظری کرنے والے کی نظر اور حواس اور اعضاء و جوارح کی ان حرکات سے باخبر ہے اور اس کو خبر بھی نہیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَقْصُدُوْنَ بِذَالِكَ اِن حرکات کا جو آخری مقصد ہے یعنی بدفعلی اللہ تعالےٰ اس سے بھی باخبر ہے اور باخبر ہونے میں سزا دینے کا حکم پوشیدہ ہے کہ میں تمہاری حرکتوں کو دیکھ رہا ہوں، اگر باز نہیں آؤ گے تو عذاب دوں گا۔ پس اس آیت میں اشارہ ہے کہ ایسے شخص کو سزا دی جائے گی اگر توبہ نہ کی۔ بدنظری بدفعلی کی پہلی منزل ہے اور آخری اسٹیشن

بدفعلی کا ارتکاب ہے جہاں شرمگاہیں ننگی ہو جاتی ہیں اور آدمی دونوں جہان میں رسوا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے گناہ کی پہلی منزل ہی کو حرام فرمادیا کیونکہ بدنظری ایسا آٹومیٹک یعنی خودکار زینہ ہے کہ جس پر قدم رکھتے ہی آدمی سب سے آخری منزل میں پہنچ جاتا ہے۔ جس فعل کی ابتداء ہی غلط ہو اس کی انتہا کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اس پر میرا شعر ہے۔

عشقِ بتاں کی منزلیں ختم ہیں سب گناہ پر
جس کی ہو ابتداء غلط کیسے صحیح ہو انتہا

چونکہ بدنظری کرنے والے کے حواسِ خمسہ اور اعضاء و جوارح متحرک ہو جاتے ہیں اور قلب بدفعلی کے خبیث قصد سے کشمکش میں مُبتلا ہو جاتا ہے لہٰذا بدنظری کرنے والے کا قلب اور قالب دونوں کشمکش میں مُبتلا ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں۔

۷ طبی نقصان، غدود مثانہ متورم ہو جاتے ہیں

بدنظری کا ایک طبی نقصان یہ بھی ہے کہ غدود مثانہ مُتَوَرِّم ہو جاتے ہیں جِس سے بار بار پیشاب آتا ہے۔

۸ سرعت انزال کا مریض بن جاتا ہے

بدنظری سے چونکہ شہوت بھڑک جاتی ہے اور مادہ منویہ تک گرمی پہنچ جاتی ہے جِس کی وجہ سے منی رقیق ہو جاتی ہے جِس سے سرعتِ انزال کی بیماری ہو جاتی ہے اور ایسا شخص بیوی کے حقوق صحیح طور سے ادا نہیں کرسکتا جِس کی وجہ سے میاں بیوی میں باہمی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور گھریلو زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

۹ ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے

بدنظری سے ناشکری پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب مختلف شکلوں کو دیکھتا ہے تو اپنی بیوی بُری معلوم ہوتی ہے اور ناشکری میں مُبتلا

ہوجاتا ہے کہ مجھے حسین بیوی نہیں ملی اور اگر حسین ہے تو کہتا ہے کہ حسین تر نہیں ملی کیونکہ جو عورت اس کو زیادہ حسین معلوم ہوتی ہے تو اپنی حسین بیوی بھی اُسے اچھی نہیں لگتی۔ اِس طرح نعمت کی ناشکری کرتا ہے اور جو متقی ہوتا ہے وہ جب کسی دوسری کو دیکھتا ہی نہیں تو اسے اپنی چٹنی روٹی بھی بریانی معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی نعمت پر شکر کرتا ہے۔

۱۰ بینائی کو نقصان پہنچتا ہے

بدنظری سے بینائی کو بھی نقصان پہنچتا ہے کیونکہ آنکھوں کا شکر غضِ بصر ہے اور شُکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ[1] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم شُکر کروگے تو تم کو اور زیادہ دوں گا اور بدنظری کرنا ناشکری

---

[1] آیت ۶ ابراھیم پارہ ۱۳

ہے، کفرانِ نعمت ہے جس پر عذاب شدید کی وعید ہے وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ[۱] اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

۱۱ دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے

اور حفاظتِ نظر کا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کا قُرب و معیتِ خاصہ ہے لیلیٰ سے نظر بچانا سببِ حُصولِ مولیٰ ہے کیونکہ نظر بچانے سے دِل اندر اندر خُون ہو جاتا ہے اور جب قلب کے آفاق اربعہ خُونِ آرزو سے لال ہو جاتے ہیں تو دِل کے ہر افق سے قُرب و نسبت مع اللہ کا آفتاب طلوع ہوتا ہے میرے اشعار ہیں۔

وہ سرخیاں کہ خُونِ تمنا کہیں جسے
بنتی شفق ہیں مطلعِ خورشیدِ قُرب کی

---

[۱] آیت ۶ ابراہیم پارہ ۱۳

داغِ حسرت سے دِل سجاتے ہیں
تب کہیں جا کے ان کو پاتے ہیں
ان حسینوں سے دِل بچانے میں
میں نے غم بھی بڑے اُٹھائے ہیں
منزلِ قرب یوں نہیں ملتی
زخمِ حسرت ہزار کھاتے ہیں

اور بدنظری سے اللہ تعالیٰ سے اس قدر دوری ہوتی ہے جِس کا ادراک ہو جائے تو آدمی کبھی بدنظری نہ کرے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جو دِل حفاظتِ نظر کی برکت سے ہمہ وقت نوے ڈگری سے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے اور نوے ڈگری سے حق تعالیٰ کے محاذاتِ قرب میں ہے اگر بدنظری کر لی تو اللہ تعالیٰ سے اس کا ۱۸۰ ڈگری انحراف ہوتا ہے اور اس کا رُخ حق تعالیٰ سے ہٹ کر اس حسین کی طرف ہو جاتا ہے اور ہر وقت اس مرنے گلنے والی

لاش کا خیال دِل میں رہتا ہے جس سے دل کا ستیاناس ہوجاتا ہے اور بہت سوں کا خاتمہ بھی بدنظری کی نحوست سے خراب ہوگیا۔

۱۲ دل کا مرض انجائنا ہوجاتا ہے

اور بدنظری سے دِل میں انجائنا ہوجاتا ہے کیونکہ بدنظری سے دِل کشمکش میں پڑجاتا ہے۔ حسن اپنی طرف کش کرتا ہے اور اللہ کا خوف کش کرتا ہے۔ اس کشمکش سے انجائنا ہوجاتا ہے کیونکہ کشمکش سے دل کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ اگر نظر کی حفاظت کرتا تو یہ کشمکش نہ ہوتی اور انجائنا نہ ہوتا۔ میں نے ایک شعر کہا تھا۔

ایک سلمیٰ چاہیے سلمان کو
دِل نہ دینا چاہیے انجان کو

انجان کو دِل دینے سے انجائنا ہوجاتا ہے لیکن اس کے دوسرے اسباب بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی کو انجائنا میں مُبتلا دیکھا تو بدگمانی کرنے لگے کہ انہوں نے بدنظری کی ہوگی خصوصاً نیک بندوں کے مُعاملہ

میں اور زیادہ احتیاط اور حُسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے اور ہر مُسلمان سے حُسنِ ظن رکھنے کا حُکم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں سے بدگمانی نہ کرے بلکہ خود کو بدنظری سے بچانے کے لئے اس نقصان کو سامنے رکھے کہ بدنظری سے انجانا ہوجاتا ہے۔

١٣ شرم گاہ محفوظ نہیں رہتی

بدنظری سے شہوت بھڑک جاتی ہے جس حسین کو دیکھ کر گرم ہوا اس کو اگر نہیں پاتا تو شہوت کی آگ کو بُجھانے کے لئے غیر حسین سے مُنہ کالا کرلیتا ہے۔ گرم ہوا کہیں اور ٹھنڈا ہوا کہیں گرم ہوا حسین سے اور ٹھنڈا ہوا غیر حسین کالی کلوٹی صُورت سے۔ بدنظری کی تھی حُسن کی لالچ میں اور مُنہ کالا کیا ایسی بدصُورت سے جس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا۔ یہ ایسا خبیث فعل ہے کہ گُناہ کی آخری منزل پر پہنچا کے چھوڑتا ہے اور پھر خُوبصورت اور بدصُورت کو بھی آدمی نہیں دیکھتا۔ بدنظری کرنے کے بعد شرم گاہ کا

محفوظ رہنا محال ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے **يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ** کے بعد فوراً **وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ** نازل فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جس کی نگاہ محفوظ رہے گی اس کی شرم گاہ بھی محفوظ رہے گی اور جس کی نگاہ محفوظ نہ رہے گی اس کی شرم گاہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔

۳ مشت زنی کا مریض بن جاتا ہے

بدنظری سے منی اپنی جگہ سے سرک جاتی ہے یعنی تھیلی سے باہر آجاتی ہے اور منی کی خاصیت یہ ہے کہ واپس نہیں جاسکتی جس طرح کار ریورس (Reverse) ہوجاتی ہے۔ منی ریورس نہیں ہوسکتی اور جیسے بکری کے تھن میں دودھ دوبارہ نہیں جاسکتا کیونکہ تھن میں نکلنے کا راستہ تو ہے واپس جانے کا راستہ نہیں ہے، اسی طرح منی بھی اپنی جگہ سے آگے آکر پھر واپس نہیں جاسکتی لہٰذا

اب کسی نہ کسی صُورت سے باہر نکلے گی۔ چاہے حرام محل میں نکلے۔ بدنظری کی نحوست ہے کہ پھر حلال و حرام کا ہوش نہیں رہتا۔ لہٰذا یا تو کسی لڑکی سے مُنہ کالا کرے گا یا کسی لڑکے سے بدفعلی کر کے ذلیل ہوگا اور اگر کچھ نہ مِلا تو ہاتھ سے منی خارج کرے گا کیونکہ منی ریورس (Reverse) نہیں ہوسکتی جس طرح لڑکیوں اور لڑکوں سے بدفعلی حرام ہے، جُملہ محرمات حرام ہیں اسی طرح مُشت زنی بھی حرام ہے جو نئی نسل میں عام ہوگئی ہے۔ حدیث پاک میں اس پر بھی سخت وعید ہے کہ جو ہاتھ سے منی خارج کرے گا قیامت کے دِن اس کے ہاتھ میں حمل ہوگا اور نَاکِحُ الْیَدِ یعنی ہاتھ سے نِکاح کرنے والے یعنی ہاتھ سے منی ضائع کرنے والے پر حدیث پاک میں لعنت آئی ہے۔ لہٰذا حرام مواقع میں شہوت پوری کرنا تو حرام ہے ہی لیکن حلال کو بھی زیادہ حلال نہ کرو ورنہ صحت بھی خراب ہو جائے گی اور ذکر و عبادت میں مزہ نہیں آئے گا اور اولاد بھی کمزور پیدا

ہوگی۔ اس لیئے بزرگوں کی نصیحت ہے کہ منی کو بچا کر کے رکھو۔
کبھی پندرہ دِن یا ایک ماہ کے بعد جب شدید تقاضا ہو تو ضرورت
پوری کرلو۔ دیکھو شیر سال میں ایک بار صُحبت کرتا ہے اور اس
سے شیر پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ دیر سے صحبت کرتے
ہیں ان کے تندرست اور بہادر بچہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا بیوی سے
صحبت میں اعتدال ضروری ہے ورنہ کثرت جماع جان لیوا بھی
ہوسکتی ہے۔ میرے شیخ حضرت پھولپوری رحمۃُ اللہ علیہ نے
سُنایا تھا کہ ایک عالم تھے، بیوی بہت خُوبصورت تھی جب گھر
میں چلم بھرنے یا کسی کام سے داخل ہوتے بیوی کو دیکھ کر بے قابو
ہوجاتے۔ اتنی صحبت کی کہ چھ مہینہ کے بعد منی کے بجائے خُون
آنے لگا، پھر حرارت رہنے لگی یہاں تک تپ دق ہوگیا، بُخار
ہڈی میں اُتر گیا اور آخر جنازہ نکل گیا۔ حُسن نے جان لے لی۔ اس

لئے کہتا ہوں کہ حلال میں بھی اعتدال رکھو اور حرام کے تو قریب بھی نہ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تو نے ان کی راہ میں طاعت کی لذت بھی چکھی
ہاں شکستِ آرزو کا بھی مقامِ قرب دیکھ
سرفروشی دل فروشی جاں فروشی سب سہی
پی کے خونِ آرزو پھر کیفِ جامِ قرب دیکھ

روحِ بندگی

ہے روحِ بندگی بس اُن کی مرضی پر فدا ہونا
یہی مقصودِ ہستی ہے یہی منشائے عالم ہے
ہماری خاک اُس لمحہ میں ہے رشکِ فلک اختر
وہی لمحہ جو میرا ذکرِ مولائے عالم ہے

کیا ہے ربط اپنے آسماں سے

گلوں سے ہے نہ ہم کو گلستاں سے
ہمارا کام ہے آہ و فغاں سے

لرزتی برق بھی ہے آشیاں سے
پڑا پالا ہے طائر کی فغاں سے

مری فریاد ہے اے ربِ عالم
بچا مجھ کو بلائے دو جہاں سے

دلِ عشاق میں ہے آگ پنہاں
یقیں کرتا ہوں آہوں کے دھواں سے

یہ کیوں ہے سُرخ سجدہ گاہ عاشق
دُعا کرتے ہیں چشم خونفشاں سے

یہ ہے انعام تسلیم و رضا کا
کہ ہیں آزاد فکرِ این و آں سے

بہت خون تمنا سے زمیں نے
کیا ہے ربط اپنے آسماں سے

یہ ہے توفیق بس اُن کے کرم سے
کہ ہے صرفِ نظر حُسنِ بُتاں سے

کرم ہے آپ کا اختر پہ یارب
فدا ہو آپ پر گر جسم و جاں سے